

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کیلئے تحفہ

نمازِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ علیہ

الناشر جمعیت اہلحدیث سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 06

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کیلئے تحفہ

نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا عبداللطیف اختر حفظہ اللہ

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیۃ اہلحدیث سندھ کراچی ڈویژن

کراچی دفتر: الراشدی مسجد اہلحدیث موسیٰ لین لیاری۔ کراچی فون: 7511932

نام کتاب : نماز نبوی ﷺ

مصنف : علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ

ترجمہ : مولانا عبد اللطیف اختر

تصحیح ونظر ثانی : ابو المنیب محمد علی خاصخیلی

تقریظ : فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی

تاریخ اشاعت چہارم : ذی القعد ۱۴۲۱- بمطابق فروری 2001ء

تعداد : گیارہ سو

قیمت : ۲۲ روپے

کمپوزنگ : ابراہیم عبداللہ یوگوی

ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں

☆ دفتر جمعیت اہلحدیث، سندھ، جامع مسجد الراشدی، موسیٰ لین، لیاری، کراچی، فون: 7511932

☆ مکتبۃ السنہ، جامع مسجد سفید اہلحدیث، سولجر بازار - 1، کراچی

☆ مکتبہ نور حرم، نعمان پلازہ، گلشنِ اقبال - 5، کراچی

☆ مکتبہ توحید، محمد جنید، دلی مسجد، دھلی کالونی، کراچی

☆ سلفی بک ھاؤس، متصل جامعۃ الاحسان الاسلامیۃ، منظور کالونی، کراچی

☆ مکتبۃ الدعوۃ السلفیۃ نزد محمدی مسجد اہلحدیث، پکا قلعہ دروازہ، حیدرآباد

☆ مکتبۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور

☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنوی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ اسلامیہ، بھوانہ بازار، فیصل آباد، فون: 631204

☆ جامع مسجد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سیکٹر G-11/2 اسلام آباد

کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

فہرست مضامین

نمبر شمار	صفحہ نمبر
۱۔ تقریظ	4
۲۔ مقدمہ طبع ثانی	6
۳۔ نماز کا طریقہ وترتیب	9
۴۔ دعائے استفتاح	10
۵۔ بسم اللہ جہراً پڑھنا چاہیے	11
۶۔ بلند آواز سے آمین کہنا	12
۷۔ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں	13
۸۔ نماز میں قرأت	15
۹۔ رکوع اور اسکی تسبیحات	15
۱۰۔ قیام بعد الرکوع	16
۱۱۔ رفع الیدین کا مسئلہ	16
۱۲۔ قیام بعد الرکوع کی دعائیں	20
۱۳۔ سجدہ کا مسنون طریقہ	22
۱۴۔ سجدہ کی دعائیں	22
۱۵۔ دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں	23
۱۶۔ جلسہ استراحت	24
۱۷۔ قعدہ اور تشہد	25
۱۸۔ آخری تشہد اور اسکی دعائیں	27
۱۹۔ درود شریف	28
۲۰۔ سلام	30
۲۱۔ سلام کے بعد کی دعائیں	31
۲۲۔ متفرق مسائل	33
۲۳۔ وتر کا طریقہ	35
۲۴۔ رکعات وتر کی تعداد اور ترتیب	35
۲۵۔ دعائے قنوت کا مسئلہ	38

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ ' و بعد:

نماز نبوی کے عنوان سے یہ مختصر مگر جامع اور مدلل رسالہ محترم علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے۔

اس رسالہ کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق نماز ادا کرنا ضروری ہے' نماز کا ہر فعل رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق ہو گا تو عند اللہ شرف قبولیت کا باعث ہو گی ورنہ اس نماز کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

.... و رب مصل لا خلاق لہ ۔(الجامع الصحیح)

(قرب قیامت) اکثر نمازی ایسے ہوں گے جنہیں انکی نماز کا اجر و ثواب نہیں ملیگا۔...... بنیادی سبب یہی ہے کہ وہ نمازیں سنت کے خلاف ہونگی' یا پھر اخلاص نیت کا فقدان ہو گا۔

چنانچہ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر محترم شاہ صاحب مرحوم نے نہایت اختصار کے ساتھ نماز نبوی ﷺ پیش فرمادی ہے' ہمیں قارئین کرام سے توقع ہے کہ وہ ایک ہی نشست میں اس رسالے کو پڑھ لیں گے اور پھر دوسرے بھائیوں تک پہنچادیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو نماز مسنون پڑھنے کی توفیق عطاء فرمادے۔

اور ظاہر ہے ہماری انفرادی اور اجتماعی اصلاح کا بہت حد تک دار و مدار صحیح اور مسنون نماز کے قائم کرنے پر ہے۔

﴿ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ......﴾ (القرآن)

" ارحنا بالصلاة يا بلال ...... " (الحديث)

" قرة عيني في الصلاة ...... " (الحديث)

ہماری تمام پریشانیوں کا مداوا صحیح طریقہ نماز میں ہے۔

زیر نظر رسالہ در حقیقت سندھی زبان میں تھا' اردو ترجمہ کی سعادت مولانا عبداللطیف اختر صاحب کے حصے میں آئی' جبکہ طبع ثانی کی مناسبت سے نظر ثانی و تصحیح کا کام بھائی محمد علی صاحب مراقب المعهد السلفي للتعليم و التربية نے انجام دیا۔فجزاهم الله أحسن الجزاء۔

میں اس موقع پر بھائی عمر فاروق صاحب کا شکریہ ادا نہ کرنا زیادتی تصور کروں گا' در حقیقت ان کی انتھک محنت 'اور جمعیۃ اہل حدیث سندھ کے ساتھ اخلاص کے نتیجہ میں ہی اس قسم کے مفید رسائل منظر عام پر آرہے ہیں۔اللهم زد فزد۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے اس رسالہ کی نفع عام کے لئے دست بدعا ہوں' نیز اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مصنف رحمہ اللہ اور دیگر تمام احباب جنہوں نے اس کی طباعت میں کسی نہ کسی طور کردار ادا کیا ان کی بخشش و نجات کا باعث بنادے' اور ہمارے اس تمام معاشرے کو یہ توفیق عطاء فرمادے کہ وہ ادائیگی نماز کے سلسلے میں آباء واجداد کی روش کا تتبع کرنے کی بجائے سنت مطہرہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ کے دامن پاکیزہ کے ساتھ چمٹ جائیں'اس سسکتی ہوئی انسانیت کی آخری اور محفوظ پناہ گاہ یہی ہے۔

و الله ولي التوفيق' و بنعمته تتم الصالحات' و أصل و أسلم على نبيه محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته أجمعين۔

وکتبہ / عبداللہ ناصر الرحمانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدّمہ (طبع ثانی)

الحمد للّٰه رب العالمين ـ الرحمن الرحيم ـ مالك يوم الدين ـ اياك نعبد و اياك نستعين ـ و الصلاة و السلام على امام المرسلين ـ ليلة المعراج صلى بهم اجمعين ـ و على اهل طاعته و أتباعهم الى يوم الدين ـ يوم يحكم بهم المحافظين لصلاتهم والساهين عنها و الغافلين ـ

امابعد :

یہ مختصر رسالہ جو آج سے تقریبا ایک تہائی صدی قبل ١٣٦٧ھ میں بنام "نبی کریم ﷺ کے محبین کیلئے تحفہ" شائع ہوا تھا۔ یہ رسالہ ایک دوست محبّ السنہ "اللہ ڈنو جیسر" ساکن مورو کے شوق اور استدعا پر لکھا گیا تھا جس میں وتر پڑھنے کا مسنون طریقہ اور نماز پڑھنے کا طریقہ جو صحیح احادیث میں جو کہ دو جہانوں کے سردار اور امام الرسل رسول اللہ ﷺ کے ترتیب وار مروی ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔

اس رسالہ کو مختصر اور عام فہم عبارت کیساتھ بحوالہ کتب احادیث سے مرتب کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ انتہائی قلیل عرصہ میں نایاب ہو گیا تھا اور سندھ میں اللہ کے نیک بندے اپنی نمازوں کو سنت کے مطابق درست کرنے لگ گئے اور مساجد میں سنت کے مطابق نماز کی ادائیگی دیکھنے میں آنے لگی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

چند سالوں سے سندھ کی جماعت اہل حدیث اسی شوق وجذبے کا اظہار کرتی رہی کہ اس رسالے کی دوبارہ اشاعت کی جائے تاکہ جماعت اہل حدیث جو کہ سندھ میں قریہ قریہ

بستی بستی پھیلی ہوئی ہے اس کیلئے یہ رسالہ سہارہ بنارہے اور تبلیغ کا بہترین ذریعہ بنا رہے۔ بالآخر اس کار خیر کی توفیق جمعیت نوجوانان اہلحدیث سعید آباد کی مقدر میں لکھی ہوئی تھی انہوں نے راقم الحروف سے نظر ثانی کرنے کے لئے استدعا کی۔

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے پھر اس کو از سر نو تحریر کیا گیا اور نئی تحقیق کے مطابق چند مسائل کی مزید وضاحت کی گئی۔ اور جو بعض اہم مسئلے پہلی تصنیف میں رہ گئے تھے انکا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اس وقت اسی نام "نبوی نماز" کے لقب سے یہ رسالہ ہدایہ مقالہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے کہ دوست و احباب مطالعہ کر کے سنت کے مطابق پانچوں وقت کی نماز فرائض، نوافل ادا کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

"صلوا كما رأيتمونی أصلی" (بخاری ، مسلم ، ابن خزیمه ، ابن حبان ، المنتقی لابن الجارود و صحیح ابی عوانه و غیره)

ترجمہ : نماز اسی طریقے کے مطابق پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

بڑے سعادت مند تھے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہوں نے آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ اور اسی طریقے کو یاد کرتے ہوئے اپنے تلامذہ (تابعین) کو سکھائی اور انہوں نے تبع تابعین اور انہوں نے اپنے شاگردوں کو پھر ہم تک صحیح اور متصل اسناد و روایات سے یہ طریقہ پہنچا۔ اب ہم پر لازم ہے کہ جو ان کا طریقہ ہم تک پہنچا ہے اور کتب احادیث میں محفوظ ہے اور ہر ایک کو اس کی معلومات ہے تو پھر اسکے مطابق اپنی نمازیں ادا کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ (الحشر/۷)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمہیں دیں (جو کچھ قول و فعل سے ملے) وہ تم لے لو اور

جس چیز سے تمہیں منع کرے اس سے باز آؤ۔

اور اللہ تعالیٰ کو وہی طریقہ پسند ہے جس پر آپ ﷺ چلے ہیں۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب /٢١)

(مسلمانو!) تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ ایک بہترین نمونہ ہیں

اس لئے کسی مذہب کے قیل و قال کے بغیر رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہی نماز ادا کرنی چاہئے۔ یہی مذہب تمام ائمہ دین کا ہے جن کا قول ہے

"اذا صح الحديث فهو مذهبى" (الشامى وغيره)

ترجمہ: جب بھی کوئی حدیث صحیح ثابت ہو تو وہی میرا مذہب ہے۔

آخری التماس:

یہ ہے کہ پڑھنے والے بھائی مجھے اور میرے اہل و اولاد کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد فرمائیں۔

اللهم لك الحمد و الشكر صباحا و مساء اياك نعبد و اياك نستعين ۔ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين ۔ آمين

العبد

ابو محمد بديع الدين شاه الراشدى المكى

غفر له و لوالديه

بيوم الجمعة ٢٥ / ربيع الثانى ١٤٠٥ھ

الموافق ١٨ / يناير ١٩٨٥م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى

امابعد

معلوم ہونا چاہئے کہ ہم سے دوباتوں کے متعلق پوچھا گیا ہے (۱) نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ (۲) وتر کی ترتیب

نماز کا طریقہ / نماز کی ترتیب

نماز کی ترتیب کے متعلق عرض ہے کہ آپ ﷺ جب بھی نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرتے۔ عام لوگوں کی طرح زبان سے نیت نہیں کرتے تھے کیونکہ نیت فقط دل کے ارادے کا نام ہے۔ اس لئے زبان سے کہنا بدعت ہے۔ آپ ﷺ اللہ اکبر کہنے سے پہلے یابعد میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے تھے اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرتے تھے اور انگلیاں بھی کھلی رکھتے تھے (ابن حبان، سنن اربعہ، بیہقی وغیرہ) اور کبھی کانوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھاتے تھے (نسائی، ابوداؤد وغیرہ) اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو سینے پر اس طرح باندھتے تھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے جس طرح صحیح ابن خزیمہ، مسند احمد، بیہقی میں احادیث مروی ہیں اور صحیح بخاری میں حدیث ہے جس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھتے تھے اس طرح ہاتھ سینے پر ہی رہیں گے، اس سے نیچے نہیں جائیں گے۔ اس طرح سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ کی پشت پر یا پوری کلائی پر یا کسی بھی جگہ پر رکھے تو درست ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی، دارقطنی، المحلی وغیرہ) باقی سینے کے علاوہ کہیں بھی ہاتھ باندھنا ثابت نہیں ہے۔ جو لوگ زیر ناف ہاتھ باندھتے

ہیں وہ آپ ﷺ کے طریقے کے خلاف کر رہے ہیں۔

دعائے استفتاح :

ہاتھ باندھنے کے بعد آپ ﷺ اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ (بخاری و مسلم و غیرھا)

ترجمہ : یااللہ ! میرے گناہوں میں مشرق و مغرب جیسی دوری فرما۔یااللہ ! مجھے گناہوں سے ایسے پاک و صاف فرما جیسے کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔یااللہ ! میرے گناہوں کو اپنی رحمت کے پانی ،برف اور اولوں سے دھو کر پاک فرما۔

اس کے علاوہ دوسری دعائیں بھی احادیث سے ثابت ہیں اور ان کا پڑھنا بھی مسنون ہے جیسا کہ عام طور پر یہ دعا" سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ " پڑھی جاتی ہے۔اس کے متعلق نصب الرایہ میں طبرانی کی کتاب الدعا کے حوالے سے ایک حدیث مروی ہے جس کے تمام رواۃ پختہ 'اور معتبر معلوم ہوتے ہیں۔اسی لئے نئی تحقیق کے مطابق یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

" سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالیٰ جَدُّکَ وَ لاَ اِلٰهَ غَیْرُکَ "۔

ترجمہ : یااللہ ! تیرے لئے ہی پاکیزگی ہے اور تیری ہی تعریف ہے اور تیرا نام با برکت ہے اور تیری بزرگی بلند شان والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

دعا پوری کرنے کے بعد پھر اس طرح کہتے تھے۔

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ نَفْثِہٖ وَ ھَمَزِہٖ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ کہہ کر پھر سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھتے تھے۔ سورۂ فاتحہ پوری کرنے کے بعد "آمین" کہتے تھے۔ (مشکوۃ سنن اربعہ وغیرہ)

نوٹ:

آپ نماز فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت بآواز بلند پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ظہر اور عصر کی نماز میں بھی کوئی ایک آیت بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

بسم اللہ جہراً پڑھنا چاہیئے:

اور آپ ﷺ جہری نماز میں بسم اللہ جہری اور سری نماز میں بسم اللہ سری پڑھتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جہری نماز میں بسم اللہ سری ہی پڑھنی چاہیئے۔

مگر صحیح بات یہ ہے کہ جہری نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنے کے بارے میں کوئی بھی صحیح یا صریح حدیث نہیں ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ مگر یہ صریح دلیل نہیں ہے کیونکہ دیگر احادیث میں واضح طور پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بآواز بلند پڑھنے کا ذکر موجود ہے۔ اسی لئے یہ نص قاطع ہے اور علماء کے نزدیک مثبت منفی پر مقدم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم کے الفاظ صحیح ہونے میں بھی بڑی کلام ہے۔ اس لئے صحیح عمل اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جہری نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہری ہی پڑھا کرتے تھے اور بسم اللہ ہر سورت کی ابتدائی آیت بھی ہے۔ کیونکہ جو قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نازل ہوا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنا اور لکھا اس میں سورۃ التوبہ کی علاوہ تمام سورتوں کے شروع میں بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ (بیہقی) اور بسم اللہ ہر سورت کے شروع میں نازل ہوتی رہی تھی (مسلم) اور ایک حدیث میں

آپ کا فرمان ہے کہ یہ سورت فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ (دار قطنی ' بیہقی)

بلند آواز سے آمین کہنا :

اور آپ ﷺ جہری قرأت و نماز میں "آمین" ہمیشہ باآواز بلند کہتے تھے۔ (بخاری ' ترمذی 'ابو داؤد ' بیہقی ' دار قطنی وغیرھم)

اور آپ ﷺ نے آہستہ آمین کبھی نہیں کہی ' اور اس بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث مروی نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی آمین تو عورتوں کی صفوں میں بھی سنی جاتی تھی (طبرانی) اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے آہستہ آمین کہنا ثابت نہیں ہے۔ بلکہ امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں عطاء بن ابی رباح تابعی سے روایت لائے ہیں کہ میں نے کعبۃ اللہ میں دو سو اصحاب الرسول ﷺ سے باآواز بلند "آمین" کہتے ہوئے سنا ہے۔ اور جو لوگ باآواز بلند آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں یہ حقیقت میں سنت کے دشمن ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں یہودی باآواز بلند آمین کہنے پر ناراض ہوتے تھے (ابن ماجہ) اور آپ ﷺ نے اس پر حسد کرنے والوں کو یہودی کہا ہے (ابن السکن) اور آپ ﷺ سے تین مرتبہ آمین کہنے کے بارے میں طبرانی میں پختہ راویوں سے ایک روایت منقول ہے جیسا کہ صاحبِ مجمع الزوائد کا کہنا ہے ' مگر یہ شاذ ہے ' اس لئے ایک مرتبہ کہنے میں ہی احتیاط ہے جیسا کہ عام روایتوں میں صرف آمین کہنے کا ذکر ہے۔ دو یا تین مرتبہ کہنے کا ذکر نہیں ہے۔

نیز مشہور حنفی عالم عبد الحیٔ لکھنوی صاحب مؤطا محمد کے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ حق اور انصاف کی بات تو یہی ہے کہ دلیل کے لحاظ سے آمین بالجہر کہنا ہی زیادہ قوی ہے اور السعایۃ میں لکھا ہے کہ میں نے کئی سال کوشش کی لیکن مجھے کوئی بھی ایسی صحیح حدیث

نہیں ملی جس میں رسول اللہ ﷺ سے آہستہ آمین کہنے کا ثبوت ملتا ہو۔

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں :

معلوم ہونا چاہئیے کہ سورہ فاتحہ (الحمد شریف) نماز کا رکن ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی' خواہ اکیلا ہو یا امام کی اقتداء میں' جہری نماز ہو یا سری نماز' عام نماز ہو یا نماز جنازہ۔ کسی میں بھی اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز ہرگز نہیں ہوگی کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص نے بھی نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں (بخاری، مسلم وغیرہما) اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مقتدی نہ پڑھے تو ان کے پاس کوئی ثبوت یا دلیل نہیں ہے اور بعض لوگ اس سے دلیل لیتے ہیں کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ "جب قرآن پڑھا جائے تو تم خاموش ہو کر سنو!.....الخ ۔ چونکہ اسی لئے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئیے۔ سو یہ ان کی ناسمجھی ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ اور آپ ہی سب سے زیادہ بہتر' مطالب تفسیر اور معانی کو سمجھنے والے ہیں تو آپ ہی نے حکم دیا ہے تو وہ مسلمان کیلئے کافی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صاف الفاظ میں حکم ارشاد فرمایا ہے کہ

لا صلا ۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب خلف الامام (رواہ البیھقی فی جزء القرأۃ عن عبادۃ بن الصامت)

ترجمہ : جس نے بھی امام کے پیچھے "الحمد شریف" نہ پڑھی تو اس کی نماز ہی نہیں۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام کا پڑھنا ہی مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔ جو امام کے پیچھے پڑھتے ہیں گویا ان کو امام پر اعتماد اور بھروسہ نہیں۔ یہ سوال جاہلانہ ہے ایسے سوال کرنے والے سے اللہ کی قسم دیکر پوچھیں کیا وہ امام کے پیچھے " سبحانک اللھم " اور

رکوع اور سجدے میں تسبیحات اور التحیات اور درود وغیرہ پڑھتے ہیں یا نہیں ؟ امید ہے کہ جواب "ہاں" میں ملے گا۔ کیا پھر تمہیں بھی امام پر بھروسہ نہیں ؟ شاید آپکی سورت فاتحہ (الحمد شریف) سے خاص دشمنی ہے۔

نیز حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان اپنے لئے نماز پڑھتا ہے' نہ امام مقتدیوں کیلئے نہ ہی مقتدی امام کیلئے پڑھتے ہیں۔ اسی لئے ہر نمازی کو اپنے ہی احکام کی بجاآوری کرنی ہے۔ تعجب اور باعث عبرت بات یہ ہے کہ امام مقتدیوں کی دعاؤں کا بوجھ تو اٹھا نہیں سکتا' پھر الحمد شریف جیسی عظیم برکت والی سورت کا بوجھ کیسے اٹھائے گا ؟ حالانکہ ان کی دعاؤں کی فضیلت اس مبارک سورت کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ فتدبروا یا اولی الألباب

ناظرین کرام !

رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے کی گلیوں میں صدا دے دو اور اعلان کرو کہ " الحمد " کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی (جزء القراءۃ للبخاری و بیہقی وغیرہ) یہ اعلان بھی صاف بتاتا ہے کہ یہ حکم تمام نمازیوں کیلئے ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ سورہ الحمد پڑھے ۔(مسند الشامیین للطبرانی) نیز نسائی' ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجه' ابن حبان' دارقطنی ' بیہقی وغیرہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے خاص مقتدیوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے الحمد کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھو۔ کیوں ؟ اس لئے کہ جس نے الحمد شریف نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔

آمین کہنے کے بعد کچھ دیر خاموش رہتے پھر آپ قرآن مجید کی کوئی دوسری سورت تلاوت کرتے۔ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ کے درمیان کچھ دیر خاموش رہنا مسنون ہے تاکہ مقتدی آسانی سے سورۃ فاتحہ پڑھ سکیں۔ (جزء القراءۃ للبخاری)

نماز میں قرأت :

آپ ﷺ کی اکثر عادت مبارکہ یہ ہوتی تھی کہ نماز فجر اور نماز ظہر میں قرأت لمبی کرتے اور عصر اور عشاء کی نمازوں میں درمیانی قرأت کرتے اور نماز مغرب میں قرأت چھوٹی کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات چھوٹی قرأت کی جگہ لمبی قرأت اور لمبی قرأت کی جگہ چھوٹی قرأت بھی کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ ! کیسا آسان دین ہے۔ جیسا کہ عام کتب احادیث میں تفصیل موجود ہے اور آپ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ہمیشہ پہلی رکعت میں سورۃ "آلٓمّ السجدة "اور دوسری رکعت میں " هل اتى على الانسان " پڑھتے تھے۔ (صحاح ستہ' طبرانی صغیر' مسند احمد وغیرہ) جمعہ کے دن نماز فجر میں ان کے علاوہ اور سورتیں پڑھنا خلاف سنت ہے۔ کبھی کبھی دو دو یا تین تین یا اس سے زائد سورتیں بھی ایک ہی رکعت میں پڑھتے تھے (بخاری وغیرہ) اور کبھی کبھی ایک ہی آیت پڑھتے تھے (مسلم وغیرہ) اور کبھی تو فقط الحمد ہی پڑھتے تھے (مسند احمد) اور کبھی کبھی ایک ہی سورت دونوں رکعتوں میں پڑھنا بھی ثابت ہے (ابو داؤد) اور نیچے سے اوپر کی طرف پڑھنے کی اجازت دی ہے (بخاری وغیرہ) اور بعض مرتبہ آخری دونوں رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ اور بھی سورت پڑھتے تھے اور نہیں بھی پڑھتے تھے۔ (بخاری' ترمذی' ابو داؤد وغیرہ) قرأت پوری کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ (سانس لینے کے لئے) (ابو داؤد وغیرہ)

رکوع اور اسکی تسبیح :

پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیلئے جاتے اور رکوع کی تکبیر کیساتھ دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور کہنیوں

کو پہلو سے دور رکھتے اور پیٹھ بالکل سیدھی رکھتے اور سر مبارک نہ زیادہ اوپر اٹھاتے اور نہ ہی زیادہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر رکھتے تھے (مشکوۃ' بلوغ المرام وغیرہ) اور اپنے بازو مبارک کو بالکل سیدھا رکھتے تھے (ترمذی)۔ اور رکوع میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی (بخاری و مسلم)

ترجمہ : تیرے لئے ہی پاکیزگی ہے اے ہمارے پروردگار! اور تیری ہی تعریف ہے۔ یا اللہ! مجھے بخش دے۔

اور کبھی آپ یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

یعنی "پاکیزگی ہے میرے عظمت والے رب کیلئے"

ان کے علاوہ اور بھی دعائیں پڑھی ہیں اور یہ سب مسنون ہیں۔ لیکن پہلی دعا افضل ہے کیونکہ آپ ﷺ اکثر یہی دعا پڑھتے تھے اور جتنی بار ہو سکتا اتنی ہی بار پڑھتے تھے' حتی کہ مقتدیوں کو گمان ہو جاتا تھا کہ شاید آپ رکوع سے اٹھنا ہی بھول گئے ہیں (مسلم بخاری' ترمذی' وغیرہ)

قیام بعد الرکوع :

تسبیحات کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہوتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس لوٹ آتیں (مشکوۃ) اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے۔

رفع الیدین کا مسئلہ :

رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا تقریبا پچاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں (فتح الباری) جن میں سے چند

کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔

ابو بکر صدیق، عمر فاروق، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی احادیث سنن الکبریٰ للبیہقی میں ہیں۔ ابن عمر اور مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہما کی صحیح بخاری میں ہیں۔ ابو ہریرہ، ابن الزبیر، ابن عباس اور ابو حمید رضی اللہ عنہم کی سنن ابو داؤد میں ہیں۔ انس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی سنن ابن ماجہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر نام طوالت کے سبب سے نقل نہیں کیے جا رہے ہیں۔

اب کسی مسلمان کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ اتنی تعداد میں احادیث کے ہوتے ہوئے بھی منہ موڑ سکے۔ اس سنت کے متعلق حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک دفعہ ہاتھ اٹھانے سے دس نیکیاں ملتی ہیں بلکہ ہاتھوں کی ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے (طبرانی) سبحان اللہ! اس قدر ثواب کو کون سا مسلمان ضائع کریگا؟ اب جب رفع الیدین ثابت ہو چکی ہے تو پھر اس پر ناراض ہونا یا رفع الیدین کرنے والوں کے ساتھ بغض رکھنا ہرگز جائز اور مناسب نہیں ہے اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین چھوڑنا اور منع کرنا کسی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رفع الیدین کرتے تھے (جزء رفع الیدین للبخاری) بلکہ امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

كان اذا رأى رجلا لا يرفع يديه اذا ركع و اذا رفع رماه بالحصى۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جس شخص کو رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہ کرتے ہوئے دیکھتے تو پتھر مارتے تھے۔

بعض جہال یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ شیعوں کی رسم ہے حالانکہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہلاتے ہوئے بھی اس سنت سے محروم رہ گئے

ہیں۔ ہم سے ہمارے دشمن شیعہ یہ سنت لے گئے ہیں۔

نیند میں ہو اب تک منزل پالی غیروں نے
کیا نتیجہ اس کا ہوگا اس کا بھی کچھ کر خیال

حالانکہ ان کو سوچنا چاہیئے تھا کہ داڑھی رکھنا بھی سکھوں کی مشابہت ہے حالانکہ سکھ شیعوں سے بھی بدتر ہیں کیا اسی وجہ سے داڑھی منڈوادینی چاہیئے؟ حاشا و کلا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو بھی سنت رسول ﷺ سے ثابت ہو اسے کسی بھی حالت میں نہیں چھوڑنی چاہیئے اگرچہ اس پر اسلام کا کوئی بدترین دشمن عمل پیرا کیوں نہ ہو۔ دیکھو مسواک کرنا سنت موکدہ ہے لیکن اس پر ہندو بھی عمل پیرا ہیں۔ کیا پھر اس کو بھی چھوڑ دیا جائے؟ ہرگز نہیں! بلکہ اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

افسوس! کلمہ گو انسان نبی کریم ﷺ سے محبت کے دعوے کرنے والے سنتوں کو چھوڑے بیٹھے ہیں جبکہ دین کے دشمن اس پر عمل پیرا ہیں۔ ان فی ذلك لعبرة لمن يخشى -

یہ بات بھی ہے کہ شیعہ سجدے کی حالت میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن ہم اہل سنت و الجماعت والے اس حالت میں نہیں اٹھاتے' کیونکہ صحیح احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بس یہی تو ان سے مخالفت ہے جس طرح کوئی داڑھی چھوڑتا ہے اور موچھیں کاٹتا ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ اس نے آپ ﷺ کے فرمان پر عمل کیا ہے اور سکھوں کی مخالفت بھی کی ہے اسی طرح جس نے سجدے کے علاوہ رفع الیدین کیا گویا اس نے سنت پر عمل کیا اور شیعوں کی مخالفت بھی کی' دونوں خربوزے اسکی مٹھی میں آگئے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین کا حکم شروع اسلام میں تھا کیونکہ مشرکین بغلوں میں بت چھپا کر نماز پڑھتے تھے اس لئے رفع الیدین کا حکم دیا گیا تاکہ یہ بت گر

جائیں۔ مگر یہ بالکل نا قابل اعتبار واقعہ ہے۔ کیونکہ کسی بھی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ جو لوگ یہ دعوی کرتے ہیں وہ حدیث سے اس کا ثبوت پیش کریں۔

علاوہ ازیں اگر اس بات کو مان بھی لیا جائے تو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانے سے بت گر جاتے ہیں' تو پھر یہ تو بتائیں کہ رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرنے کی کیا ضرورت پڑی ؟ ایسے حیلے اور بہانوں کے ذریعے مسلمانوں سے سنت نہیں چھڑوائی جاسکتی۔ بلکہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام مسائل میں سنت کو ملحوظ رکھے۔

رفع الیدین آپ ﷺ کا صرف عمل ہی نہیں بلکہ آپ نے دوسروں کو کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے اس بارے میں کتاب الخلافیات میں ایک حدیث لائے ہیں جس کے راوی خلیفہ ثانی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے زندگی میں کسی بھی نماز میں ایک دفعہ بھی رفع الیدین نہیں چھوڑی۔

علامہ انور شاہ کشمیری نیل الفرقدین میں لکھتے ہیں کہ رفع الیدین متواتر احادیث سے ثابت ہے اس میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

ہاتھ اٹھانے کے بعد پھر اسی طرح ہاتھ باندھنا بھی ثابت ہے کیونکہ اس بارے میں عام حدیث ہے کسی بھی حدیث میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑنا ثابت نہیں ہے۔ سنن نسائی میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ جب بھی نماز میں قائم (کھڑے) ہوتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔ اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ جب بھی رکوع سے سیدھے قائم (کھڑے) ہوتے تھے تو اس وقت " رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ " کہتے تھے۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کو شریعت نے قائم

(کھڑا ہونا) کہا ہے اور اوپر سنن نسائی کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں قائم (کھڑے) ہونا سنت ہے اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو۔

نیز نماز اللہ اکبر سے سلام تک ہے، نماز میں جب بھی کھڑا ہوگا اس کو قائم (کھڑا ہونا) کہا جائیگا اور اس کے لئے یہی حکم ہے کہ ہاتھ باندھے اور نہ کہ ہاتھ چھوڑے اور جو لوگ ہاتھ چھوڑنے کے بارے میں اجماع کا دعوی کرتے ہیں وہ اپنے مطالعہ کی تنگی کا ثبوت پیش کررہے ہیں۔ فاسئلوا أهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔

علاوہ ازیں جو لوگ شیعوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذرا غور کریں کہ ہاتھ چھوڑنا ان کے ساتھ مخالفت ہے یا موافقت۔ اور آپ ﷺ اس کھڑے ہونے کو اس قدر لمبا کرتے تھے کہ مقتدیوں کو گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ سجدہ کرنا بھول گئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قیام بعد الرکوع کی دعائیں :

جس طرح کسی وقت بیرنگ لفافہ بغیر ٹکٹ کے بھیجا جاتا ہے اسی طرح بعض لوگ رکوع اور سجدے میں بغیر سیدھے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ سو ان کی کبھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے تو اس کے چھوڑنے سے کیسے نماز ہوسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح نماز پڑھنے والے کو تین مرتبہ نماز دھرانے کیلئے کہا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ واپس جاؤ اور نماز پڑھو اس لئے کہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں ۔(بخاری و مسلم) اور اس قیام میں آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور کبھی واؤ کے اضافے کیساتھ وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تھے اور پوری دعا اس طرح ہے :

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ (بخاری وغیرہ)

نوٹ :

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .....الخ یہ جملے امام ہو' مقتدی ہو یا اکیلا' ہر ایک کیلئے کہنا چاہیئے (بخاری' دار قطنی) جیسا کہ عام کو تخصیص کی جاتی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے و دونہ فرط القتاد۔ اور حقیقت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه باعتبار تکبیر کے ہیں۔ جو آپ ﷺ سیدھا ہونے کے وقت کہتے تھے اور باقی دعا سیدھا ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم) اور یہ دعا اسی قیام کیلئے ہے۔

نوٹ :

آپ کے زمانے میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کا کلمہ پیچھے بلند آواز سے بھی کہا جاتا تھا۔ (نسائی) اور جو لوگ اس پر ناراض ہوتے ہیں ان کو اس حدیث کا خیال رکھنا چاہیئے نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی جہر سے پڑھنے پر عمل رہا ہے۔ (ابن ابی شیبہ' المحلی وغیرہ) اور تیسری دعا کے بعد یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلأَ الأَرْضِ وَ مِلأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ۔ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَ الْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ (مسلم)

ترجمہ : اے میرے اللہ ! ہمارے پروردگار تیرے لئے (اس قدر) آسمان اور زمین بھری تعریف ہے اور اس کے علاوہ جتنا تو چاہے' اے تعریف و بڑائی والے جو کچھ اس بندے نے کہا تو اسکے لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے میرے اللہ! تیرے دیے کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا' اور کسی عزت والے کو اسکی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

سجدہ اور اسکا مسنون طریقہ :

پھر آپ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر سجدے کے لئے جھکتے تھے۔اس وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔اور سجدے کے وقت زمین پر پہلے ہاتھ رکھتے تھے اور بعد میں گھٹنے رکھتے تھے (صحیح ابن خزیمہ' حاکم) اور آپ ﷺ نے حکم بھی اسی طرح دیا ہے (ترمذی) اور کسی بھی حدیث میں اس طرح نہیں آیا کہ آپ ﷺ پہلے گھٹنے رکھتے تھے' اس بارے میں جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے۔یہ ان احادیث کے مقابلے کی نہیں ہے۔(فتح الباری' بلوغ المرام' تحفة الاحوذی' نیل الاوطار' سبل السلام) اور سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھتے تھے۔

بعض لوگ پیشانی تو رکھتے ہیں لیکن ناک نہیں رکھتے تو ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوگی (مستدرک حاکم) اور آپ ﷺ سجدے میں پیٹھ سیدھی رکھتے تھے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھتے تھے اور ہاتھوں کو زمین پر کانوں یا کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اور انگلیوں کو ملا کر قبلہ کی طرف سیدھی رکھتے تھے' گھٹنے اور پاؤں زمین پر گاڑ دیا کرتے تھے۔اور پاؤں کی انگلیوں کو نرم رکھ کر قبلہ کے رخ موڑتے تھے (بخاری' نسائی' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ وغیرہ) اور پاؤں کی دونوں ایڑیوں کو ملاتے تھے (ابن حبان' ابن خزیمہ' حاکم' بیہقی وغیرہ)

سجدے کی دعائیں :

آپ ﷺ سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی

ترجمہ : تیرے لئے پاکیزگی ہے اے ہمارے پروردگار! اور تیری ہی تعریف ہے۔یااللہ!

مجھے بخش دے۔

اور کبھی یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الأَعْلٰی

یعنی "پاکیزگی ہے میرے بلند رب کیلئے"

ان کے علاوہ اور دعائیں بھی آپ ﷺ سے منقول ہیں (مشکوۃ) وہ تمام مسنون ہیں مگر پہلی دعا افضل ہے کیونکہ آپ اکثر یہی دعا پڑھتے تھے (بخاری و مسلم)

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں :

اس کے بعد آپ ﷺ اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے اٹھتے اور اس طرح بیٹھتے کہ دائیں پاؤں کو سجدے کی حالت کی طرح کھڑا کرتے اور بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کی طرف موڑ کر بچھاتے اور اس پر بیٹھتے (مشکوۃ) اور کبھی دونوں پاؤں کھڑے کر کے اس پر بیٹھتے تھے (مسلم وغیرہ) اور کبھی دونوں پاؤں ایک دوسرے کی طرف بچھا کر بیٹھتے (ابن خزیمہ) اور بغیر ہاتھ اٹھائے اٹھ کر بیٹھتے تھے (بخاری و مسلم' دار قطنی' ترمذی' وغیرہ) اور سجدوں میں رفع الیدین کرنے کے بارے میں جو احادیث ہیں وہ صحیح نہیں ہیں (جزء رفع الیدین للبخاری' کتاب العلل امام احمد بن حنبل وغیرہ) بلکہ صحیح احادیث میں اس کی نفی ہے جس طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث صحاح ستہ وغیرہ میں ہے اور علی بن ابی طالب کی ترمذی میں اور ابو موسی اشعری کی دار قطنی وغیرہ میں 'اس بارے میں مروی ہیں اور بیٹھتے وقت بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑتے تھے لیکن انگلیاں کھلی ہوتی تھیں اور دائیں ہاتھ کو مٹھی بنا کر دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی کھلی اور کھڑی رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شیطان کو لوہے کے ہتھوڑے سے بھی زیادہ سخت لگتی ہے (مسند احمد)

بعض لوگوں نے انگلی کھڑی رکھنے والی سنت کو التحیات والی حالت کے ساتھ

خاص سمجھ لیا ہے مگر اس بارے میں کوئی دلیل وارد نہیں ہے بلکہ روایات میں عموم معلوم ہوتا ہے یعنی آپ ﷺ تمام بیٹھنے والی حالتوں میں انگلی اٹھاتے تھے خواہ التحیات ہو یا نہ ہو (مسلم ، بیہقی وغیرہ) انگلی کچھ ٹیڑھی اور جھکی ہوئی ہوتی (نسائی وغیرہ) اور انگلی کو آپ ہلاتے نہیں تھے (نسائی وغیرہ) اور بیٹھتے وقت اپنے بازو کو سیدھے رکھتے تھے (ابو داؤد وغیرہ) اور اس قعدے یعنی بیٹھنے کی حالت میں یہ دعا پڑھتے :

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْفَعْنِی (مشکوٰۃ)

ترجمہ : اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے ، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطاء فرما، مجھے ہدایت عطاء فرما، مجھے رزق عطاء فرما، میرے نقصان کو پورا فرما اور میرے درجات بلند فرما۔

اور کبھی صرف رَبِّی اغْفِرْلِی کہتے تھے (مشکوٰۃ) اور اس قعدے کو لمبا کرتے تھے حتی کہ مقتدیوں کو یہ گمان ہو جاتا تھا کہ شاید آپ سجدہ کرنا بھول گئے ہیں (بخاری و مسلم)

نوٹ : بعض لوگ اطمینان سے بیٹھے بغیر دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کی نماز ہرگز نہیں ہوگی کیونکہ ایسا کرنے والے شخص کو آپ نے دوبارہ تین مرتبہ نماز دھرانے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور پھر اللہ اکبر کہہ کر بغیر رفع الیدین کئے دوسرا سجدہ کرتے تھے اور اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر بغیر رفع الیدین کئے اسی طرح بیٹھتے تھے۔

جلسہ استراحت :

پہلی اور تیسری رکعت پوری کرنے کے بعد اٹھنے سے پہلے بیٹھنے کو " جلسہ استراحت " کہا جاتا ہے۔ یہ آپ کی مشہور سنت ہے اسکا راوی مالک بن الحویرث ہے۔ جس کی حدیث بخاری وغیرہ میں ہے اور دوسرے ابو حمید الساعدی ہیں ، جنہوں نے دس صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز' اس کی صفات اور ترتیب کیساتھ بیان کی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انکی تصدیق کی کہ آپ ﷺ واقعی ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔ اس میں بھی اس جلسہ کا ذکر ہے ۔ انکی روایت ابو داؤد وغیرہ میں ہے اور آپ نے اس جلسے (بیٹھنے) کا حکم ارشاد فرمایا ہے (بخاری' بیہقی وغیرہ) نیز نماز تسبیح کے بارے میں احادیث میں جو ترتیب مذکور ہے اس میں اس جلسے کا بھی ذکر ہے آپ سے اس جلسے (بیٹھنے) کی کوئی خاص دعا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے' البتہ نماز ساری دعا اور قرأت ہے (مسلم وغیرہ) اسی لئے اگر اس جلسے میں قرآن یا حدیث کی مختصر دعا پڑھیں تو کوئی ممانعت نہیں۔ اس جلسے (بیٹھنے) کیساتھ آرام حاصل کرنے کے بعد بغیر تکبیر اور ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کئے) دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر (ٹیک لگاتے ہوئے) دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری) اسی دستور اور طریقے کے مطابق باقی رکعتیں پوری کرتے تھے فرق صرف اتنا ہے کہ شروع والی دعا صرف پہلی رکعت میں ہی پڑھتے تھے دوسری رکعتوں میں نہیں۔ بلکہ اعوذ باللہ سے شروع کرتے تھے ۔

نوٹ:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ " اعوذ باللّٰہ" صرف پہلی رکعت کے سوا دوسری رکعتوں میں نہیں پڑھنا چاہئیے لیکن یہ فقط خیال ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ پڑھنے کی دلیل عام ہے اور اس کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ۔

فمن ادعی خلاف ذلك فعليه البيان بالبرهان ۔

قعدہ اور تشہد :

دو رکعتیں پوری کرنے کے بعد دستور کے مطابق بیٹھ کر التحیات پڑھتے تھے۔ الفاظ یہ ہیں

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ' اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ۔

ترجمہ : ہر طرح کی زبانی عبادات ' بدنی عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اور اے نبی (ﷺ)! آپ پر سلامتی ہو' اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر' میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ رحلت فرما گئے تب ہم صحابہ کرام " اَلسَّلاَمُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ " کے بدلے " اَلسَّلاَمُ عَلَی النَّبِیِّ " کہنے لگے (بخاری' ابو عوانہ' ابن ابی شیبہ ' بیہقی وغیرہ) اور مصنف عبد الرزاق میں عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد " اَلسَّلاَمُ عَلَی النَّبِی " کہنے لگے۔ اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے (فتح الباری) نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اور علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں اسی طرح مسئلہ بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ بیہقی میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور مؤطا امام مالک وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی التحیات اسی طرح منقول ہے۔ اس دعا کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تمام کی تمام عبادتیں خواہ بدنی ہوں یا مالی' ایک اللہ کیلئے خاص ہیں' رسول اللہ ﷺ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اس پہلے قعدے میں التحیات کے علاوہ آپ نے کچھ نہیں پڑھا (مسند ابی یعلٰی) التحیات پوری کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے تھے اس وقت بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے جس طرح آپ ﷺ شروع میں کرتے تھے جیسا کہ بخاری شریف میں ابن عمر اور ابو داؤد میں سیدنا علی اور ابو حمید سے روایات مروی ہیں۔

نوٹ: الحاصل یہ کہ آپ ﷺ سے رفع الیدین چار مقامات پر ثابت ہے ا۔ نماز شروع کرتے وقت ۲۔ رکوع کی تکبیر کے وقت ۳۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت ۴۔ تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت ۔

رفع الیدین ثابت شد چہار جا — بشنو از تعصب کن قلب را صفا
تحریم ہم رکوع وشوی چون مستوی — و از رکعتین خیزی سنت نبی ما

آخری تشہد اور اسکی دعائیں :

جب تمام رکعتیں پوری کرتے تو سلام پھیرنے کیلئے اسی طرح بیٹھتے تھے صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ آپ سلام پھیرنے والے قعدے (آخری قعدہ) میں بائیں پاؤں پر نہیں بیٹھتے تھے بلکہ اس کو زمین پر بچھا کر دائیں پاؤں کے نیچے سے نکالتے اور کولہے کو زمین پر ٹیک کر بیٹھتے جسے "تورک" کہا جاتا ہے۔ اس سنت کے کتنے ہی مخالف ہیں مگر ابو حمید کی حدیث مبارک میں یہ سنت مذکور ہے جو ابو داؤد وغیرہ میں ہے اس لئے آپ ﷺ سے محبت کرنے والوں کیلئے یہ حدیث کافی ہے 'مخالفِ سنت اس پر عمل کرنے سے روک نہیں سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله أجر مائة شهيد (كتاب الزهد للبيهقي)

جو شخص میری امت میں فساد (بدعت اور جہالت) پیدا ہونے کے وقت میری سنت کو اپنائے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملیگا۔

اور کبھی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر آخری قعدے میں بیٹھتے تھے (ابو داؤد، ابن حبان وغیرہ) اور دایاں پاؤں باہر نکال کر بچھاتے اور بائیں پاؤں کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھتے تھے (مسلم)

درود شریف :

اس قعدے میں آپ ﷺ التحیات پڑھنے کے بعد درود پڑھتے تھے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

ترجمہ : اے اللہ ! محمد ﷺ اور انکی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی ہے بلا شبہ آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں ۔ اے اللہ ! محمد ﷺ اور انکی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر برکتیں نازل فرمائی ہے بلا شبہ آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں۔

اور بعض روایتوں میں " عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ" کے بعد ان الفاظ کا اضافہ ہے یعنی "عَلَى الْعَالَمِيْنَ" ۔

نوٹ : بعض لوگ اس درود میں سیدنا کے الفاظ کی زیادتی کرتے ہیں حالانکہ یہ الفاظ کسی حدیث میں نہیں ہیں۔

پھر یہ دعائیں پڑھتے تھے۔

1۔ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

ترجمہ: تمام کلاموں سے بہتر کلام اللہ کا ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم سے' عذاب قبر سے' زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

3۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں گناہ اور تاوان سے آپکی پناہ طلب کرتا ہوں۔

4۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میرے تمام گناہ معاف فرما جو پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو پوشیدہ اور ظاہر کئے اور تو ہی مقدم اور موخر کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

5۔ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کے لئے میری مدد فرما۔

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ! بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(مشکوٰۃ شریف وغیرہ)

ترجمہ :یااللہ! میں تجھ سے اسی واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اکیلا اور ایک ہے اور بے نیاز ہے' نہ کسی کو جنا ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی تیرا کوئی ہمسر ثانی ہے' میرے گناہوں کو معاف فرما' بے شک تو ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اور اس کے علاوہ اور بھی دعائیں ہیں جو کہ تمام مسنون ہیں اس وقت میں اپنے جائز مطلب کیلئے بھی دعا مانگی جا سکتی ہے (بخاری و مسلم) بشرطیکہ وہ الفاظ قرآن و حدیث میں مذکور ہوں۔ باقی جو عام دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہ بدعت ہیں اس لئے کہ ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ آخر میں آپ نے یہ دعا سکھلائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (بخاری و مسلم وغیرہ)

ترجمہ :اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے' تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں' تو مجھے بخش دے۔ بخشش تیرے ہی پاس ہے' مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

سلام :

مذکورہ بالا تمام دعائیں (یا ان میں جو یاد ہو) پڑھنے کے بعد پہلے دائیں پھر بائیں طرف گردن گھما کر سلام پھیرے اور کہے

"اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" اور آپ ﷺ کبھی ان الفاظ کیساتھ "وَ بَرَکَاتُہٗ" کا لفظ بھی بڑھاتے تھے۔ جس طرح ابو داؤد میں صحیح حدیث سے ثابت ہے (بلوغ المرام) اور کبھی یہ لفظ صرف دائیں طرف سلام پھیرتے وقت کہتے تھے (ابو داؤد' طبرانی' دارقطنی) اور آپ ساری نماز میں سجدے کی جگہ پر نظر رکھتے تھے (حاکم' بیہقی)

بیٹھنے (قعدے) کے وقت تشہد والی انگلی کھڑی ہوئی ہوتی تھی اور اس پر نظر رکھتے تھے
(احمد ' نسائی وغیرہ)

سلام کے بعد کی دعائیں :

سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ اور مقتدی سب باآواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے۔
(بخاری ونسائی)

اس کے بعد بہت ساری دعائیں پڑھتے تھے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں) تین مرتبہ کہتے '
اس کے بعد کہتے

2۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الإِكْرَامِ۔
ترجمہ : یااللہ ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملیگی ' تو برکتوں والا ہے اے بزرگی اور عزت والے۔

3۔ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ' اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے تعریف ہے ' وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
یہ کلمات تین مرتبہ کہنے چاہئیں۔

4۔ اَللّٰھُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

ترجمہ : اے میرے اللہ! تیرے دیے کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور کسی عزت والے کو اسکی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

5۔ رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ : اے میرے پروردگار! اپنی ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کے لئے میری مدد فرما۔

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔(مشکوٰۃ)

ترجمہ : یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخیلی، بزدلی اور ایسی رذیل عمر (جس کے بعد ہوش سلامت نہ رہے) سے اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

7۔ آپ ﷺ نے آیت الکرسی بھی بتلائی ہے (نسائی)

8۔ اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار اور اس کے بعد ایک مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح سو پورا کریگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائیگا، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں (مسلم)

9۔ اور یہ دعا بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے

رَبِّ قِنِی عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

ترجمہ : اے میرے پروردگار! جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔

سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ مقتدیوں کی طرف رخ فرماتے تھے (مسلم) مقتدیوں کی طرف رخ کر کے ان کے آمنے سامنے بیٹھتے تھے (بخاری و مسلم) اسی طرح

آپ ﷺ کبھی دائیں اور کبھی بائیں رخ پھیرتے تھے (بخاری و مسلم)۔ بس یہی نماز کی ترتیب اور طریقہ ہے۔

متفرق مسائل :

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے' دونوں سجدوں' اور دونوں سجدوں کے درمیان اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرنے کا وقفہ تقریباً برابر ہوتے تھے۔ (مسلم وغیرہ)

☆ نماز کے تمام مسائل مرد اور عورت کیلئے یکساں ہیں 'کیونکہ دلائل عام ہیں اور کسی بھی حدیث میں فرق کا ذکر نہیں۔

☆ مقتدیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ امام سے پہل نہ کریں بلکہ امام کی اقتداء میں ایک ایک رکن ادا کریں (مسلم)

☆ امام جب سجدے کیلئے جھک جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ اس وقت تک سجدے میں نہ جائے جب تک امام مکمل طور پر سجدہ نہ کرلے (بخاری وغیرہ)

☆ اگر امام کوئی سنت چھوڑ جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ سنتیں مکمل طور پر ادا کرے اور اس ترک سنت میں امام کی پیروی نہ کرے (بخاری)

☆ امام کو چاہیئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کم از کم تین مرتبہ پچھلی صفوں کو سیدھا کرنے کیلئے کہے (نسائی) صفوں کو پہلے سیدھا کرنے کی تاکید آئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

استووا و لا تختلفوا فتختلف قلوبکم (مسلم)

ترجمہ: برابر ہو جاؤ آگے پیچھے کھڑے نہ ہوں' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا

ہو جائیگا۔

رسول کریم ﷺ نے کتنا سچ فرمایا ہم میں اسی وجہ سے اختلاف وافتراق پیدا ہوا ہے صدق الصادق المصدوق ﷺ۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا "و سدوا الخلل" (مسند احمد) یعنی ایک دوسرے کیساتھ مل کر خلا (خالی جگہ) پر کرو۔ اور آپ نے فرمایا: ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ (ابو داؤد، نسائی) یعنی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائے گا جو صف کو ملائے گا (یعنی جو صف کے درمیان خلا نہیں چھوڑے گا) اور جو صف کو توڑے گا اللہ اسے اپنے سے توڑ دیگا۔

اور آپ کے زمانے میں صحابہ کرام صف میں ایک دوسرے کیساتھ کندھے سے کندھا اور ایڑی کیساتھ ایڑی ملا کر کھڑے ہوتے تھے (بخاری) نیز اکیلے آدمی کو صف کے پیچھے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور ایسے شخص کو نماز دھرانے کا حکم دیا ہے۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان)

جس کو رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے اس کیلئے اسی قدر کافی اور شافی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو سنت کا پیرو کار بنائے۔ آمین۔

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك

وتر کا طریقہ

سو وتر کے متعلق عرض ہے کہ اس بارے میں پہلے ایک جامع رسالہ "رفع الستر من احکام الوتر" کے نام سے لکھ چکے ہیں جس میں ہم وتر کے تمام مسائل علی سبیل التفصیل بیان کر چکے ہیں مگر یہاں سائل کی تسلی کے لئے فقط اس رسالے میں سے چند ضروری مسائل علی سبیل الاختصار نقل کرتے ہیں۔

رکعات کی تعداد اور ترتیب

معلوم ہونا چاہئیے کہ وتر کی رکعات کے متعلق اختلاف ہے مگر حدیث مبارکہ سے ایک رکعت بھی ثابت ہے۔

فقد أخرج البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی الله عنهما قال کان النبی ﷺ یصلی من اللیل مثنی مثنی و یوتر برکعة

ترجمہ: بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔

اور افضل بھی ایک ہی رکعت ہے کیونکہ اس بارے میں زیادہ احادیث ہیں جو کہ مذکورہ رسالے میں لکھی ہوئی ہیں اور تین رکعتیں بھی ثابت ہیں۔ جس کی ترتیب یہ ہے۔ یا تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر کر اٹھ کر تیسری رکعت ادا کی جائے، جس طرح امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے، کہتے ہیں۔

کان رسول الله ﷺ یفصل بین الشفع و الوتر بتسلیم یسمعنا

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان سلام کہتے تھے

جو کہ ہمیں سنائی دیتا تھا۔

اور مسند احمد میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت منقول ہے۔ یا پھر مسلسل تینوں رکعتیں اکٹھی پڑھی جائیں اور بیچ میں سلام نہ کہا جائے اور نہ ہی التحیات کیلئے بیٹھا جائے جس طرح امام حاکم نے کتاب مستدرک میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ فرمایا کہ

کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث لا یقعد الا فی آخرھن .

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ وتر کی تینوں رکعتوں میں آخری رکعت سے قبل التحیات کیلئے نہیں بیٹھتے تھے۔

باقی جیسا کہ عام طور پر مغرب کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھتے ہیں اور پھر سلام پھیرے بغیر تیسری رکعت اٹھ کر پڑھتے ہیں سو یہ طریقہ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی ممانعت آئی ہے جس طرح امام بیہقی نے اپنی کتاب سنن الکبریٰ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ

قال رسول اللہ ﷺ لا توتر وا بثلاث تشبھوا الصلاۃ المغرب

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر کی تین رکعتیں مغرب کی نماز کی طرح نہ پڑھا کرو۔

اور مصنف عبدالرزاق میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

ان رسول اللہ ﷺ قال الوتر حق و لیس کالمغرب

ترجمہ : بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر برحق ہے اور مغرب کی نماز کی مانند نہیں ہے۔

بس جس کو اللہ اور رسول ﷺ سے سچی محبت ہے اس کے لئے یہ حدیث شریف

کافی ہے۔ باقی ضد اور عناد کا فیصلہ اللہ احکم الحاکمین کے پاس ہی ہو گا۔

اور وتر پانچ رکعتیں بھی ثابت ہیں

فقد أخرج البخاری و مسلم عن عائشة قالت کان رسول اللّٰہ ﷺ یصلی من اللیل ثلا ث عشرۃ رکعة یوتر بذلك بخمس لا یجلس فی شیء الا فی أخرھن۔

ترجمہ: بخاری و مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانچ رکعتیں وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ درمیان میں کسی بھی رکعت میں (التحیات کیلئے) بالکل نہیں بیٹھتے تھے بلکہ پانچ رکعتیں پوری کر کے پھر سلام کیلئے بیٹھتے تھے۔

اور ان سے زیادہ رکعتیں بھی ثابت ہیں

فقد أخرج ابو داؤد عن عبد اللّٰہ بن قیس قال سألت عائشة بکم کان رسول اللّٰہ ﷺ یوتر قالت کان یوتر بأربع و ثلاث و ست وثلاث و ثمان و ثلاث و عشرۃ و ثلاث (الحدیث)

ترجمہ: ابو داؤد میں عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ سات رکعتیں، نو رکعتیں، گیارہ رکعتیں اور تیرہ رکعتیں بھی پڑھتے تھے۔

سات رکعتیں پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ یا تو ساتوں رکعتیں اکٹھی پڑھے، درمیان میں قعدہ نہ کرے اور آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیرے۔ یا پھر چھ رکعتیں ادا کرنے کے بعد قعدہ کر کے التحیات پڑھے اور بغیر سلام پھیرے ساتویں رکعت پڑھ کر پھر قعدہ بیٹھے اور سلام پھیرے (نسائی وغیرہ) اور نو رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ آٹھ رکعتیں ادا کر کے قعدہ بیٹھ کر پھر نویں رکعت مکمل کرے، پھر سلام پھیرے۔ جس طرح مسلم شریف میں اس بارے میں حدیث مبارکہ آئی ہے۔ باقی تیرہ رکعتوں سے زیادہ

ثابت نہیں ہے اور جو کہتے ہیں کہ تین رکعتوں سے زیادہ یا کم نہیں پڑھنی چاہئیے تو یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث ان کی مکمل تردید کرتی ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے حکم آنے کے بعد کسی کا حکم معتبر نہیں ہے۔ اذا جاء نهر الله بطل نهر معقل

دعائے قنوت کا مسئلہ :

عام طور پر جو دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے، سو کسی بھی صحیح حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ معتبر روایات میں جو دعائے قنوت کے الفاظ ثابت ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَ قِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي وَ لاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَ لاَ يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ ۔ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۔ (ترمذی، نسائی، حاکم، بیہقی، طبرانی)

ترجمہ : اے اللہ! اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت فرما، اور عافیت شدہ میں مجھے عافیت دے، اور دوستی والوں میں سے دوست بنا، اور جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں برکت نازل فرما، اور نقصان اور برائی کے متعلق تیرے جو فیصلے ہیں ان سے مجھے بچا، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے فیصلے پر کسی کا فیصلہ نہیں چلتا۔ بیشک جن کو تو دوست بناتا ہے ان کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جن کو تو ذلیل کر دے ان کو کوئی عزت نہیں دے سکتا تو ہی بابرکت ذات ہے۔ اے میرے پروردگار! تیری عظمت بلند و بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔

اور ابن ماجہ کی ایک حدیث میں یہ دعا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ مُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لاَ اُحْصِی ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِكَ

ترجمہ : یااللہ! تیری رضا کیساتھ تیرے غصے سے 'اور تیری معافی کیساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں 'اور تیرے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی ثنا شمار نہیں کرسکتا آپ ویسے ہی ہیں جیساکہ آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

دعائے قنوت آخری رکعت میں رکوع سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ (بخاری' نسائی وغیرہ) اور رکوع کے بعد والی روایات زیادہ ہیں اسی لئے اس کو ترجیح ہے (بیہقی) وتر میں دعائے قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا یا اللہ اکبر کہنا بدعت ہے۔ کیونکہ کسی بھی حدیث میں ان دونوں کاموں کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ کسی صحابی سے بھی اس وقت ہاتھ اٹھانا صحیح سند سے ثابت نہیں ہے بلکہ ہاتھ اٹھانے والے قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھانے پر قیاس کرتے ہیں جیساکہ خود امام احمد بن حنبل نے تسلیم کیا ہے (مختصر قیام اللیل للمروزی) باقی کسی امتی کے کہنے کی بنا پر دو جہانوں کے سردار رسول اللہ ﷺ کے دین میں کوئی بات نہیں بڑھائی جائیگی 'اگرچہ وہ دیکھنے میں کتنی ہی اچھی ہی کیوں نہ ہو مگر وہ حقیقتاً بری سے بری ہے۔ کیونکہ اگر وہ اچھی ہوتی تو آپ ﷺ ہرگز ہم سے نہ چھپاتے۔ اس لئے کہ وہ خیانت ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے پاک رکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وتر کے دوسرے مسائل مذکورہ رسالے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك (آمین)

نقشہ تعدادِ رکعات (از محمد افضل خلیل احمد الاثری)

نمبر شمار	نام نماز	سنت پہلے	فرض	سنت بعد میں
۱	فجر	2	2	×
۲	ظہر	4 یا 2	4	2 یا 4
۳	عصر	4 یا 2	4	×
۴	مغرب	2	3	2
۵	عشاء	2	4	2 (وتر) 1، 3، 5، 7، 9، 11
۶	جمعہ	خطبہ شروع ہونے سے پہلے جتنا پڑھنا چاہیں (سنت ہے (صحیح بخاری عن سلمان، صحیح مسلم عن ابی ہریرہ)	2	2 یا 4 دو سلام سے
۷	عیدین	×	2	×
۸	تہجد/تراویح	8	×	×
۹	اشراق	2 یا 4		
۱۰	چاشت	2 یا 4 یا 8 یا 12		
۱۱	نمازِ استخارہ	2		
۱۲	تحیۃ الوضوء	2		
۱۳	تحیۃ المسجد	2		
۱۴	پریشانی کے وقت نماز	2 "حذیفہ رضی اللہ عنہ" ابوداؤد، احمد		
۱۵	نمازِ کسوف وخسوف	2 رکعت 2 یا 4 یا 6 یا 8 رکوع کے ساتھ		
۱۶	نمازِ استسقاء	2		
۱۷	نمازِ توبہ	2 (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ترمذی، ابن ماجہ)		
۱۸	نمازِ تسبیح	4		

ملاحظات

نمبر1 :- جب اقامت ہو جائے تو سنت، نفل نہیں ہوتے چاہے صبح کی سنت ہوں سلام پھیر دیں اور فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا ارشاد (وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ) سورۃ البقرہ آیت نمبر 43) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ نیز صحیح مسلم ج 1 صفحہ نمبر 247 میں حدیث ہے عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

نمبر2 :- صبح کی سنت پہلے نہیں پڑھ سکے تو فرض نماز با جماعت سے فارغ ہوتے ہی پڑھ لیں (دیکھیں حدیث قیس بن قہد رضی اللہ عنہ صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص 164 صحیح ابن حبان ج 4 ص 82 مستدرک حاکم ج 1 ص 274 -

نمبر3 :- خطبہ جمعہ کے دوران پہنچیں تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں (عن جابر رضی اللہ عنہ صحیح مسلم ودیگر کتب احادیث)

نمبر4 : عشاء کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے عن عبداللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ بین کل اذانین صلوٰۃ، بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء (سنن نسائی 1/75 حدیث نمبر 682 کتاب الاذان الصلوٰۃ بین الاذان والاقامۃ -)

نمبر5 :- نماز کسوف وخسوف میں 2 یا زیادہ رکوع کی صورت میں ہر رکعت میں پہلے رکوع کے بعد قیام کی صورت اختیار کریں اور قرأت آگے سے شروع کر دیں ہر رکعت دو رکوع سے پڑھنا زیادہ افضل ہے۔

نمبر6 :- نمازِ تسبیح قیام میں قرأت سے فارغ ہو کر پندرہ بار، رکوع میں تسبیحات سے فارغ ہو کر دس بار، رکوع سے سر اٹھا کر مسنون دعا پڑھ کر دس بار، سجدہ میں تسبیحات کے بعد دس بار، سجدے سے سر اٹھا کر جلسہ میں مسنون دعا سے فارغ ہو کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھیں اور دس بار پڑھیں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

حوالہ جات کیلئے دیکھیں

بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مؤطا، بلوغ المرام، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان۔
مشکوٰۃ، کتاب التہجد للاشبیلی، فتح الباری، تحفۃ الاحوذی، عون المعبود، نیل الاوطار، مرعاۃ المفاتیح

جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن) کی مطبوعات

۱۔ حقوق العباد	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۲۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۳۔ اللہ کی رسی مضبوط	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۴۔ براۃ اہل حدیث	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۵۔ نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سنت سے ثابت کرنے والوں کیلئے تحفہ	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۶۔ حق و باطل عوام کی عدالت میں	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۷۔ زیادۃ الخشوع (رکوع کے بعد ہاتھ کہاں رکھیں)	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۸۔ امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۹۔ فاتحہ خلف الامام	علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ
۱۰۔ گلستان جہاد	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۱۔ اسلامی انقلاب کی واحد سبیل شریعت محمدی (تاریخی خطاب)	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۲۔ مسلمان حکمران کی ذمہ داریاں	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۳۔ تاسیس پاکستان اور اسلام (اہم خطاب)	پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۴۔ حج و عمرہ	الشیخ عبدالعزیز بن باز (علامہ احسان الٰہی ظہیر)
۱۵۔ پردہ	شیخ محمد الصالح العثیمین حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۶۔ نماز باجماعت کی اہمیت اور مسجد کا حق	الشیخ محمد بن عبدالعزیز المسند حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۷۔ پیغام	پروفیسر طالب الرحمٰن زیدی
۱۸۔ شاہ فیصل پر کیا دیکھا	حافظ طیب الرحمٰن زیدی
۱۹۔ گانا بجانا اور سننا	ابو سعد ڈاکٹر ثانی بحافظ ایوب صاحب
۲۰۔ متنازعہ مسائل کے قرآنی فیصلے	
۲۱۔ حصن المسلم (مسنون اذکار کی بہترین کتاب)	الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی

الناشر: جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن)
دفتر جامع مسجد الاشاعت موسیٰ لین لیاری کراچی فون: 7511932